السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں ایک بیع ہے جس کی صورت یہ ہے کہ زید کے پاس ۱۰ بکریاں ہیں اوران کی صحیح قیمت (۱۰۰۰۰) دس ہزار ہے توزید یہ بکریاں عمرو کو دیتا ہے اوران کی رقم (۱۰۰۰۰) دس ہزار عمروزید کوان کے نر بکرے جوہوں گے ان کوبیچ کراداکرے گا۔ اس کے بعدان تمام بکریوں اوران کے بچوں میں آدھاحصہ زید کا اور آدھاحصہ عمرو کا ٹھہرے گا یعنی دس سے بڑھ کر ۲۰ ہوئی ہوں تودس بکریاں زید کی ہوں گی اوردس بکریاں عمرو کی ہوں گی ۔ اس مسئلہ کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کریں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے بیع کی جس صورت کے متعلق سوال فرمایا بیع کی وہ صورت ناجائز ہے ۔

**اولاً:** اس لیے کہ اس میں طے کرلیا گیا ہے ''ان کی رقم (۱۰۰۰۰) دس ہزار عمروزید کوان کے نر بکرے جوہوں گے ان کوبیچ کراداکرے گا'' اوریہ جاہلیت کی بیع حبل الحبلۃ سے ملتی جلتی شکل ہے جبکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے ''رسول اللہ ﷺ نے بیع حبل الحبلۃ سے منع فرمایا ہے'' ۔

**ثانیاً:** اس لیے کہ اس میں دو شرطیں پائی جاتی ہیں ایک نر بکرے جوہوں گے الخ دوسری آدھے حصے والی ادھر ابوداود، ترمذی اور نسائی میں ہے ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بیع میں دو شرطیں حلال نہیں'' ۔

**ثالثاً:** اس لیے کہ یہ ایک بیع دو بیعوں پر مشتمل ہے ایک نقد دس ہزار اوردوسری ادھار دس ہزار مع بکریوں کا آدھا حصہ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیعوں سے منع فرمایا ہے ۔ ابوداوٗد، ترمذی اور نسائی

**رابعاً:** اس لیے کہ یہ سود پر مشتمل ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے

مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِالرِّبَا» ابوداوٗد»

جوایک بیع میں دو بیعیں کرتا ہے پس اس کے لیے دونوں سے کم ہے یا سود ہے '' اب ظاہر ہے کہ دس ہزار تو بکریوں کی قیمت ہے اور کچھ مدت کے بعد دس ہزار مع نصف بکریاں وصول کرنے میں نصف بکریاں سود کے '' زمرہ میں ہی شامل ہوں گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین ۔ توان چاروجوہ کی بنا پر بیع ناجائز اور حرام ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## احکام ومسائل

## خریدوفروخت کے مسائل ج1ص388

## محدث فتویٰ